



## سوال

چند اہم مسائل شرعیہ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل مسائل میں شریعت اسلامی کا کیا حکم ہے :

۱۔ نماز باجماعت کے بعد نبی ﷺ پر بلند آواز سے دو رکعت پڑھنا؟

۲۔ نماز کے بعد باجماعت دعا کرنا؟

۳۔ کچھ لوگوں کا مل کر قرآن پڑھنا گانا؟

۴۔ ناینا معمر امام کے پیچھے نماز پڑھنا، ج کہ وہ کبھی کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

- نبی ﷺ پر دو رکعت پڑھنے کا بہت عظیم ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس حکم دیا ہے اور نبی ﷺ نے اس کی ترغیب دی ہے اور بتایا ہے کہ اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ ثواب ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من صلی علیّ من بعدی بجا عشاء))

جو شخص مجھ پر ایک بار دو رکعت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ 1

نبی ﷺ کا نام ذکر کرنے پر نماز میں تشدد کے دوران، خطبہ اور خطبہ، نکاح وغیرہ میں دو رکعت پڑھنا شرعی طور پر ضروری ہے لیکن نبی ﷺ سے یا صحابہ کرام سے یا اسمہل سلف امام ابوحنفیہ، مالکیہ، شافعی، امام احمد بن حنبل اور دیگر آئمہ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ وہ نماز باجماعت کے بعد بلند آواز سے دو رکعت پڑھتی ہوں اور بھلائی تو نبی کریم ﷺ، خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام کے اسوہ پر عمل کرنے میں ہی ہے کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((من أحدث فی أمرنا ما لیس من أمرنا))



”جس نے ہمارے دین میں وہ چیز لہجہ کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

۲۔ دعا عبادت ہے، لیکن نبی ﷺ یا خلفائے راشدین یا دیگر صحابہ کرام سے یہ ثابت نہیں کہ وہ (ہر) نماز بعد

!مسند احمد ج: ۲، ص: ۲۶۵۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۴۰۸، ۳۸۳، الوداؤد حدیث نمبر: ۱۵۳۰، نسائی ج: ۳، ص: ۵۰، ترمذی حدیث نمبر: ۴۸۵، دارمی حدیث نمبر: ۲۴۴۵، ابن خزیمہ ج: ۱، ص: ۲۱۹۔

باجامعت دعا مانگتے ہوں۔ لہذا اسلام پھیلنے کے بعد نمازیوں کا باجماعت دعا کے لیے جمع ہونا خود ساختہ بدعت ہے اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَدْعَى فِي أُمَّتِي بَدْعًا فَلَيْسَ مِنِّي فَتَوَزَّ))

”جس نے ہمارے دین میں وہ چیز لہجہ کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا فَلَيْسَ عَلَيَّ فَتَوَزَّ))

”جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے۔“

۳۔ اگر مل کر قرآن پڑھنے سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ سب مل کر بیک آواز تلاوت کریں تو یہ مشروع نہیں۔ کیونکہ یہ عمل نبی ﷺ یا صحابہ کرام سے نقل نہیں اگر سائل کا یہ مطلب ہے کہ ایک آدمی قرآن پڑھے اور دوسرے سنیں، یا یہ مطلب ہے کہ ایک جگہ جو لوگ جمع ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی تلاوت کرے اور یہ کوشش نہ کریں کہ حرکات و سکنات اور وقف و وصل وغیرہ میں ان کی آوازیں ہم آہنگ ہوں تو یہ شرعی طور پر درست ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا تَجْمَعُ قَوْمٌ فِي بَيْتِ مَنْ يَحْتَمِلُ اللَّهُ عَمَلَهُمْ كِتَابَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ يَنْفَعُهُمْ إِلَّا تَزَلَّتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَوَعِظْتُمْ بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ يَكْفِيكُمْ اللَّهُ فَمَنْ عَزَمَهُ وَخَفَّتْ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَكَرِهَ اللَّهُ فَمَنْ عَزَمَهُ))

”جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے اور ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں، تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ ان کو فرشتے ہیں، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ”مجھے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن سناؤ۔“ میں نے عرض کیا۔ ”(حضور!) میں آپ کو سنائوں حالانکہ آپ ﷺ پر وہ نازل ہوا ہے؟ ارشاد ”میں کسی سے سننا پسند کرتا ہوں۔“ میں سورت نساء پڑھنے لگا۔ جب میں آیت پر پہنچا:

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ۚ ۴۱... النساء

”اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنا کے لائیں گے؟“



تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بس کرو۔ (میں نے دیکھا) آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔“ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے۔

۳۔ ناینا امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر یہ امام اپنے مقتولوں سے زیادہ قرآن پڑھنے والا (حافظ یا عالم) ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا افضل ہوگا۔ کیونکہ نبی اکا یہ فرمان عام ہے۔

((يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ))

”لوگوں کو وہ شخص نماز پڑھانے جو کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہو...“

ناینا ہونا شرعاً کوئی عیب نہیں ہے۔

اگر امام غلطیاں کرتا ہے، اگر تو یہ غلطی ایسی ہے جس سے معنی میں تبدیلی نہیں آتی، تو اس قسم کی غلطیاں نہ کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے اگر ایسا آسانی سے ہو سکے اور اگر وہ سورت فاتحہ میں اس قسم کی غلطیاں کرتا ہو جس سے معنی میں تبدیلی آجاتی ہے تو اس کے پیچھے نماز باطل ہے لیکن اس کی وجہ اس کی غلطیاں ہونا ہیں، اس کا ناینا ہونا نہیں مثلاً ایک نعب میں ’کاف‘ پرزیر پڑھنا۔ یا نعمت کی ’نماء‘ پر پیش یا زبر پڑھنا۔ اگر غلطیاں اس لیے ہوتی ہیں کہ حفظ کمزور ہے تو جس کو قرآن زیادہ اچھی طرح یاد ہے وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے۔

حدیث احمدی والنداء علم بالصواب

## فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ